

اردو / URDU

II / Paper II

(LITERATURE) / (لٹریچر)

کل مارکس : 250

Maximum Marks : 250

مقررہ وقت : 3 گھنٹے

Time Allowed : 3 Hours

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

اس پرچے میں آٹھ سوالات پوچھے جارہے ہیں جو دو حصوں میں منقسم ہیں۔

امیدوار کو کل پانچ سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔

سوال 1 اور 5 لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے تین کا جواب لکھنا ہے مگر ہر حصہ سے کم از کم ایک ایک سوال کرنا ضروری ہے۔

ہر سوال یا سوال کے حصے کے نمبر اس کے سامنے درج کر دیئے گئے ہیں۔

جواب ہر صورت میں اردو میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگادی گئی ہے تو اس کی پابندی لازمی ہے۔

سوالات کے جواب کو ترتیب وار اہمیت دی جائے گی، شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کر دیا گیا ہو۔ اگر کسی سوال کا کوئی حصہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا

ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :There are **EIGHT** questions divided in **TWO SECTIONS**.Candidate has to attempt **FIVE** questions in all.Questions no. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, any **THREE** are to be attempted choosing at least **ONE** question from each section.

The number of marks carried by a question / part is indicated against it.

Answers must be written in **URDU**.

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION A

Q1. مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے اور ان کے ادبی و فنی محاسن کا بھی جائزہ لیجیے۔ ہر اقتباس کی تشریح تقریباً

10×5=50

ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔

(a)

”جیتے رہو، آفریں، صد ہزار آفریں۔ اُردو عبارت لکھنے کا کیا اچھا ڈھنگ پیدا کیا ہے کہ مجھ کو رشک آنے لگا۔ سنو، دلی کے تمام مال و متاع و زر و گوہر کی لوٹ پنجاب احاطے میں گئی ہے۔ یہ طرز عبارت خاص میری دولت تھی، سو، ایک ظالم پانی پیت۔ انصاریوں کے محلے کا رہنے والا لوٹ لے گیا۔ مگر میں نے اس کو بجل کیا۔ اللہ برکت دے۔“

10

(b)

”یہ میری بات سن کر خفا اور بد دماغ ہوا اور جتنا مجھ سے لے کر جمع کیا تھا، سب زمین میں ڈال دیا اور بولا بس بابا! اتنے گرم مت ہو اپنی کائنات لے کر رکھ چھوڑو، پھر سخاوت کا نام نہ لیجو، سخی ہونا بہت مشکل ہے۔ تم سخاوت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اُس منزل کو کب پہنچو گے، ابھی دلی دُور ہے۔ سخی کے بھی تین حرف ہیں پہلے ان پر عمل کرو۔ تب سخی کہلاؤ۔ تب تو میں ڈرا اور کہا بھلا داتا! اس کے معنی مجھے سمجھاؤ۔ کہنے لگا: س سے سمائی، اور خ سے خوف الہی، اوری سے یاد رکھنا اپنی پیدائش اور مرنے کو۔ جب تلک اتنا نہ ہو لے تو سخاوت کا نام نہ لے۔“

10

(c)

”آرام کے بندو! دیکھو، بہت آرام بہت سی خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ آرام شاہ کے وزیر اعظم عیش اور نشاط نام دو شخص ہوئے تھے۔ مگر عیش نے دعا کی کیونکہ مرض ایک بڑا غنیم سلطنت کا تھا۔ وہ مدت سے ملک آرام کے درپے تھا چنانچہ مرض نے عیش سے سازش کی اور ایک رات یکایک قلعہ جسم پر کمند ڈال کر شبستان شاہی میں آن پہنچا۔ جب مرض آیا تو آرام کجا۔ آرام نے دشمن کو بلائے ناگہانی کی طرح سر پر دیکھا گھبرا گیا اور ناچار بھاگنا پڑا۔“

10

(d)

”مجھے بھی ان منزلوں سے گزرنا پڑا، مگر میں رُکا نہیں۔ میری پیاس مایوسی پر قانع ہونا نہیں چاہتی تھی۔ بالآخر حیرانگیوں اور سرگشتگیوں کے بہت سے مرحلے طے کرنے کے بعد جو مقام نمودار ہوا۔ اس نے ایک دوسرے ہی عالم میں پہنچا دیا۔ معلوم ہوا کہ اختلاف و نزاع کی انہی متعارض راہوں اور اوہام و خیالات کی انہی گہری تاریکیوں کے اندر ایک روشن اور قطعی راہ بھی

موجود ہے جو یقین و اعتقاد کی منزل مقصود تک چلی گئی ہے اور اگر سکون و طمانیت کے سرچشمے کا سراغ مل سکتا ہے تو وہیں مل سکتا ہے۔ میں نے جو اعتقاد حقیقت کی جستجو میں کھو دیا تھا وہ اسی جستجو کے ہاتھوں پھر واپس مل گیا۔“

10

(e)

”آخر وہ چاندیاں تڑپ تڑپ کر اپنے آپ کو ماہی گیروں کے حوالے کرنے لگیں۔ پھر آسمان پر صوت تجلی کا ٹکراؤ ہوا۔ بادل گرے، بجلی تڑپی اور یکایک چھاجوں پانی برسنے لگا۔ اس عرصے میں جو گیانے کئی نیلے سیلے، اودے کالے، سردی اور سرمئی، دھانی اور چمپی رنگ بدلے۔ اسے کتنی جلدی تھی لڑکی سے عورت بن جانے کی اور پھر عورت سے ماں ہو جانے کی۔ مجھے یقین تھا کہ اتنی صحت مند لڑکی کے جب بچے پیدا ہوں گے، جڑواں ہوں گے بلکہ تین چار بھی ہو سکتے ہیں، میں انہیں کیسے سنبھالوں گا؟ اور اس خیال کے آتے ہی میں ہنسنے لگا۔“

10

(a) Q2. ”ترجمہ ہوتے ہوئے بھی ’باغ و بہار‘ میرامن کی خود کی تصنیف معلوم ہوتی ہے“ اس خیال کی وضاحت کرتے ہوئے میرامن کے نثری اسلوب کا جائزہ لیجیے۔

20

(b) ”خطوط غالب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ غالب نے مراسلہ کو مکالمہ بنادیا“ اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے بتائیے کہ کیا واقعی خطوط غالب میں ملاقات کا انداز نظر آتا ہے؟ چند مثالیں بھی دیجیے۔

15

(c) ”نیرنگ خیال“ کی روشنی میں محمد حسین آزاد کی نثر نگاری کی نمایاں خصوصیات کا جائزہ پیش کیجیے۔

15

(a) Q3. ”غبارِ خاطر“ کے حوالے سے مولانا ابوالکلام آزاد کے تاریخی شعور کا محاکمہ پیش کیجیے۔

15

(b) ”بیدی کے افسانوں کا خاص مرکز و محور عورت اور اس کی نفسیات رہا ہے“ اس خیال کے پیش نظر بیدی کے چند نسوانی کرداروں پر گفتگو کیجیے۔

20

(c) ”گنودان“ پریم چند کی ناول نگاری کا نقطہ عروج ہے۔ ”گنودان“ کی چند اہم خصوصیات کے پیش نظر اس خیال پر تبصرہ کیجیے۔

15

(a) Q4. پریم چند نے اپنے ناولوں میں ہندوستان کی اس وقت کی دیہی زندگی کا جو مرقع پیش کیا ہے۔ اس کے چند پہلوؤں کی وضاحت کیجیے۔

20

(b) اُردو کے داستانوی ادب کی تاریخ میں ”باغ و بہار“ کی مقبولیت کے کیا اسباب ہیں؟ مثالوں سے اس بات کو واضح کیجیے۔

15

(c) بیدی کے افسانے ”لاجوتی“ کا تنقیدی جائزہ اس طرح پیش کیجیے کہ بیدی کی افسانہ نگاری کی اہم خصوصیات سامنے آجائیں۔

15

SECTION B

Q5. درج ذیل شعری حصوں کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجیے اور ان کے شعری محاسن بھی بیان کیجیے۔ ہر حصے کی تشریح ڈیڑھ سو (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔

10×5=50

(a)

بہت آرزو تھی گلی کی تری

سویاں سے لہو میں نہا کر چلے

دکھائی دیے یوں کہ بے خود کیا

ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے

جبیں سجدے کرتے ہی کرتے گئی

حق بندگی ہم ادا کر چلے

پرستش کی یاں تک کہ اے بت تجھے

نظر میں سبھوں کی خدا کر چلے

گئی عمر در بند فکرِ غزل

10

سو اس فن کو ایسا بڑا کر چلے

(b)

میں بھولا نہیں تجھ کو اے میری جاں
کروں کیا کہ ہے مجھ پہ قیدِ گراں
پر، اس قید میں بھی ترا دھیان ہے
فقط تیرے ملنے کا ارمان ہے
تو اپنی جو صورت دکھا دے مجھے
تو اس قیدِ غم سے چھڑا دے مجھے
نہیں مجھ کو مرنے سے کچھ اپنے ڈر
یہ غم ہے کہ تجھ کو نہ ہو دے خبر
تجھے کاش اس وقت میں دیکھ لوں
جیوں میں، اگر تیرے آگے مروں

(c)

رو میں ہے رخِ عمر، کہاں دیکھیے تھکے
نے ہاتھ باگ پر ہے، نہ پا ہے رکاب میں
اتنا ہی مجھ کو اپنی حقیقت سے بُعد ہے
جتنا کہ وہمِ غیر سے ہوں تیج و تاب میں
اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں
ہے مشتمل نمودِ صور پر وجودِ بحر
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب میں
شرمِ اک ادا ئے ناز ہے، اپنے ہی سے سہی
ہیں کتنے حجاب کہ ہیں یوں حجاب میں

(d)

تو شاخ سے کیوں پھوٹا، میں شاخ سے کیوں ٹوٹا
اک جذبہ پیدائی، اک لذت یکتائی!
غواصِ محبت کا اللہ نگہاں ہو
ہر قطرہ دریا میں دریا کی ہے گہرائی
اس موج کے ماتم میں روتی ہے بھنور کی آنکھ
دریا سے اٹھی لیکن ساحل سے نہ ٹکرائی
ہے گرمی آدم سے ہنگامہ عالم گرم
سورج بھی تماشا ئی، تارے بھی تماشا ئی
اے بادبیا بانی! مجھ کو بھی عنایت ہو
خاموشی و دل سوزی، سر مستی و رعنائی

10

(e)

دشتِ تنہائی میں، اے جانِ جہاں لرزاں ہیں
تری آواز کے سائے، ترے ہونٹوں کے سراب
دشتِ تنہائی میں دوری کے خس و خاکِ تلے
کھل رہے ہیں ترے پہلو کے سمن اور گلاب
اٹھ رہی ہے کہیں قربت سے تری سانس کی آنچ
اپنی خوشیوں میں سلگتی ہوئی مدہم مدہم
دور، افق پار، چمکتی ہوئی قطرہ قطرہ
گر رہی ہے تری دلدار نظر کی شبِ نیم
اس قدر پیار سے، اے جانِ جہاں رکھا ہے
دل کے رخسار پہ اس وقت تری یاد نے ہات
یوں گماں ہوتا ہے، گرچہ ہے ابھی صبحِ فراق
ڈھل گیا ہجر کا دن، ابھی گئی وصل کی رات

10

15

Q6. (a) میر حسن نے اپنی مثنوی ”سحر البیان“ میں اس وقت کے لکھنوی معاشرت کا لازوال مرقع پیش کیا ہے۔ اس خیال کی وضاحت کیجیے۔

20

(b) جلوہ ہے مجھی سے لبِ دریائے سخن پر

صدرنگ مری موج ہے میں طبعِ رواں ہوں

اس شعر کی روشنی میں میر کی شاعری پر اظہارِ خیال کیجیے۔

15

(c) غالب کا شاعرانہ مرتبہ متعین کرنے میں ”یادگار غالب“ کی کیا اہمیت رہی ہے؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔

20

Q7. (a) علامہ اقبال کے فلسفہ خودی پر ایک مختصر مضمون لکھیے۔

15

(b) ”فراق کی بیشتر شاعری عشقیہ شاعری کے ذیل میں آتی ہے“ آپ کا کیا خیال ہے؟ مفصل بیان کیجیے۔

15

(c) ”فیض کی شاعری میں اشتراکیت اور رومانیت کا خوبصورت امتزاج نظر آتا ہے“ اس خیال پر بحث کیجیے۔

15

Q8. (a) ”بنتِ لمحات“ کی روشنی میں اختر الایمان کی نظم گوئی کا جائزہ لیجیے۔

20

(b) ”اقبال نے اردو نظم میں صوری اور معنوی طور پر کیا خوشگوار اضافے کیے ہیں“ اس بات کی تصدیق میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

15

(c) ”دستِ صبا“ میں شامل فیض کی نظم ”زندان کی ایک شام“ پر تنقیدی تبصرہ کیجیے۔